سوال

(363) بیوی سے 12 سال تک کلام نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید کو نکاح کیے ہوئے تقریباً بارہ برس ہوئے، اس نے اپنی بیوی سے اب تک کچھ کلام وغیرہ نہیں کیا اور اس کے نان ونفقہ کی بھی خبر گیری نہیں کرتا، اس سے لوگوں نے بارہا کہا کہ تو اپنی بیوی سے کلام وغیرہ نہیں کرتا اور اس کے نان ونفقہ کی خبر نہیں لیتا تو اس کی طلاق ہی دے دے، اس پر بھی اس نے کچھ توجہ نہیں دی۔ اب اس کی بیوی کے والدین چاہتے ہیں کہ یا تو زید اپنی بیوی سے معاملہ دنیوی رکھے اور نان ونفقہ دے یا طلاق دے دے تو اس پر موافق شرع شریف کے کس طرح عمل کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں زید کی بیوی حاکم کے یہاں اس مضمون کا استغاثہ دائر کرے کہ میرے خاوند (زید) کو حکم دیا جائے کہ یا تو میرے حقوق ادا کرے یا مجھے طلاق دے دے، تاکہ میں دوسرا عقد کرکے اپنی زندگی بسر کروں اور اگر زید مفت طلاق نہ دے اور معاوضہ طلب کرے اور اس کی بیوی طلاق کا معاوضہ دے سکتی ہو تو حاکم بمعاوضہ طلاق دلوادے۔ اگر زید اس پر بھی راضی نہ ہو تو اگر ممکن ہو کہ حاکم فریقین کے لوگوں میں سے ثالث مقرر کرکے اس مقدمہ کو ان ثالثوں کے سپرد کرے تو کرے، پھر وہ ثالثین نیک نیتی سے دونوں کے حق میں جو فیصلہ بہتر جانیں کردیں اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو حاکم ان دونوں میں تفریق کرادے اور بعد تفریق اگر عورت چاہے تو اس کا دوسرا نکاح کرادیا جائے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ... ۲۲۸ ... سورة البقرة

''عورتوں کے مردوں پر اتنے ہی حقوق ہیں جتنے مردوں کے عورتوں پر ہے۔''

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۱۹ ... سورة النساء

''اوران سے بھلے طریقے سے زندگی گزاردو۔''

"عن حكيم بن معاوية القشيري عن أبيه قال: (قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ"[1] الحديث

"میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خود کھاؤ تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب خود پہنو توا ن کو بھی پہناؤ''

"قال فی سبل السلام (٢/٧٨) دل الحدیث علی وجوب نفقۃ الزوج وکسوتھا"

''سبل السلام (125/2) میں ہے کہ یہ دلیل ہے کہ عورت کا روٹی کپڑا مرد کے ذمے واجب ہے''

عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیث الحج بطولہ قال فی ذکر النساء: ((ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف))[2](اخرجہ مسلم)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اور تمہارے ذمے ان (عورتوں) کو اچھے طریقے سے کھلانا اور پہنانا ہے''

"قال فی سبل السلام (٢/١٢٥) وھو دلیل علی وجوب النفقۃ والکسوۃ للزوجۃ کما دلت لہ الآیۃ"

یہ (حدیث) بیوی کے لیے نفقے اور لباس کے وجوب کی دلیل ہے، جس طرح آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

"حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) تَقُولُ الْمَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي "[3] رواہ الدارقطنی واسنادہ حسن"[4]

''اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے، تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے۔ اس کی بیوی کہتی ہے: مجھے کھانے پینے کو دو، وگرنہ مجھے طلاق دے دو'' دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔''

"قال فی سبل السلام (٢/١٢٦) واستدل علی ان لزوجۃ اذا اعسر زوجھا بنفقتھا طلب الفراق"

اس میں دلیل ہے کہ جب خاوند خرچ نہ دے سکے تو وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے''

"عن عمر عند الشافعی عبدالرزاق وابن المنذر انہ کتب الی امرا الاجناد فی رجال غابوا عن نسائھم امان ینفقوا واما ان یطلقوا و یبعثوا نفقۃ ما حبسوا[5] اخرجہ الشافعی ثم البیھقی باسناد حسن قال فی سبل السلام (٢/١٢٨) فیہ دلیل علی انہا عند عمر رضی اللہ عنہ لا یسقط النفقۃ بالمطل فی حق الزوجۃ وعلی انہ یجب احد الامرین علی الازواج الانفاق او الطلاق"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عبدالرزاق اور ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے لشکروں کے امرا کو ان مردوں کے بارے میں خط لکھا، جو اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں کہ یا تو وہ ان کو نفقہ دیں یا پھر ان کو طلاق دے دیں اور ساتھ اس مدت کا بھی نفقہ دیں، جتنی مدت انھوں نے اپنی بیویوں کو روک کر رکھا ہے'' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے، اس میں دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دیر ہوجانے کی وجہ سے بیوی کا خرچ ساقط نہیں ہوجاتا اور خاوند پر فرض ہے کہ یا تو عورت کو خرچ دے یا اسے طلاق دے۔

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ٢٣١ ... سورة البقرة

''اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روک کے رکھو اور زیادتی نہ کرو''

"عن ابن عباس، أن امرأۃ ثابت بن قیس بن شماس أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول اللہ، ثابت بن قیس ما أعتب علیہ فی خلق ولا دین، ولکنی أکرہ الکفر فی الإسلام. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أتردین علیہ حدیقتہ؟ قالت: نعم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ".[6] رواہ البخاری)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس (اپنے خاوند) کے دین اور اخلاق (کی کسی خرابی) کی وجہ سے ناراض نہیں لیکن مجھے مسلمان ہوتے ہوئے (خاوند کی) ناشکری کرنا اچھا نہیں لگتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے اس کا باغ واپس دے دو گی؟'' اس نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ثابت کو) حکم دیا کہ اس (اپنی بیوی) سے باغ واپس لے لیں اور اسے طلاق دے دیں۔'' اس کو بخاری نے روایت کیا۔

"قال فی سبل السلام (ص: ۹۳) فیہ دلیل علی شرعیۃ الخلع وصحتہ وانہ یحل اخذ العوض من المراۃ"

سبل السلام (ص: 93) میں ہے، اس میں دلیل ہے کہ خلع مشروع اور صحیح ہے اور عورت سے عوضانہ میں مال واپس لے لینا جائز ہے"

وَإِن خِفتُم شِقاقَ بَينِهِما فَابعَثوا حَكَمًا مِن أَهلِهِ وَحَكَمًا مِن أَهلِها إِن يُريدا إِصلـٰحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَينَهُما ... 35 ... سورة النساء

''اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔''

"وقد ثبت فی الفسخ بعدم النفقۃ ما اخرجہ الدار قطنی والبیھقی من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعا قال: [قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امراتہ ((یفرق بینھما))[7] اخرجہ الشافعی وعبدالرزاق عن سعید بن المسیب وقد سالہ عن ذلک فقال یفرق بینھما فقیل لہ: سنۃ؟ فقال نعم' سنۃ"

(عدم نفقہ کی وجہ سے نکاح کے فسخ کیے جانے کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے جسے امام دار قطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس کے پاس اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے "اس حدیث کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کسی آدمی نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں یہ سنت ہے)

"قال فی سبل السلام (۱۲۷/۲) ومراسیل سعید معمول بھا لما عرف من انہ لا یرسل الا عن ثقۃ قال الشافعی والذی یشبہ ان یکون قول سعید سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

''سبل السلام (127/2) میں ہے کہ سعید کی تمام مرسل حدیثیں مقبول ہیں، کیوں کہ وہ صرف ثقہ لوگوں ہی سے روایت کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سعید جب ''سنت'' کہتے ہیں تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے''

"وفیہ ایضاً (۱۲۷/۲) وقد اخرج الدار قطنی والبیھقی من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امراتہ قال: (یفرق بینھما")

''امام دار قطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ میں روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا، جسے اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال میسر نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے۔ "اسے دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے''

---

[1]۔ اخرجہ احمد (446/4) والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ وعلق البخاري بعضہ وصححہ ابن حبان (سبل السلام: 78/2) ابو سعید محمد شرف الدین۔

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[3]۔ سنن دار قطنی(295/3)

[4]۔ سنن دار قطنی(295/3)

[5]۔ بلوغ المرام رقم الحديث(1159)

[6] صحيح البخاري رقم الحديث(4971)

[7]۔ مسند الشافعی(1273)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:571

محدث فتویٰ